یادرفتگاں

مولانا محمد یوسف انور

شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ

پرانی ڈائریوں اور بکھرے ہوئے کاغذات درست کرتے ہوئے 89ء کی ڈائری کے ایک صفحہ مورخہ 12 ستمبر پر نظر پڑی تو دل بھر آیا لکھا تھا غروب آفتاب کے وقت طویل علالت کے بعد آہ! مولانا محمد صدیق بھی داغ مفارقت دے گئے۔ 13 ستمبر بدھ کی صبح 8 بجے مرحوم کی وصیت کے مطابق حضرۃ الامیر مولانا معین الدین لکھوی مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد میت آبائی گاؤں کرپالہ متصل تاندلیانوالہ لے جائی گئی' ظہر کے بعد ایک اور نماز جنازہ ہوئی اور انہیں سپرد خاک کردیا گیا۔ دونوں مقامات پر ہزاروں کی تعداد میں علماء وطلبہ اور عوام الناس نے جنازہ میں شرکت کی۔

فیصل آباد جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے ممتاز علماء مولانا مفتی زین العابدین' مولانا عبدالرحیم اشرف' مولانا تاج محمود اور صاحبزادہ افتخار الحسن و دیگر موجود تھے دینی وسیاسی جماعتوں کے اکابرین اور مدارس دینیہ کے طلبہ واساتذہ کا تو شمار نہ تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

فاضل جلیل مولانا محمد صدیق بلاشبہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے وہ ایک ہی وقت میں بلند پایہ محقق عالم دین مشہور ومعروف مقرر اور بیباک خطیب' میدان مناظرہ کے کامیاب شہسوار' ان تمام اوصاف متصف اور خوش گفتار وباغ وبہار شخصیت کے مالک تھے۔ درس وتدریس میں بھی علمی حلقوں میں ان کا ایک امتیاز تھا' زندگی میں کئی مرتبہ وہ بطور صدر مدرس اور شیخ الحدیث بڑے بڑے دارالعلوموں میں مسند تدریس پر فائز رہے۔ ان دینی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ ملکی اور بین الاقوامی سیاست پر بھی ان کی گہری نظر رہتی۔ تبلیغی جلسوں' کانفرنسوں اور جماعتی اجلاسوں وخطبات جمعہ میں شرعی مسائل کا بیان بھی ہوتا اور سیاست پر بڑا صائب اور خوبصورت تبصرہ فرماتے' حالات حاضرہ کے جائزہ اور پیش آمدہ مسائل کا گہرا تجزیہ فرماتے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے وہ تادم واپسی سینئر نائب امیر رہے جماعتی اجلاسوں میں ان کی شمولیت ضروری سمجھی جاتی مولانا علیہ الرحمتہ کے بیان وکلام میں قرآن وحدیث کے دلائل کی بھرمار ہوتی۔ ان کی آواز میں بیحد دبدبہ اور جلال تھا' تاندلیانوالہ کے علاقہ کی ٹھیٹھ پنجابی اور بلوچی رعب

دار سے جب وہ تقریر کرتے اور اپنے مخصوص سحر انگیز انداز سے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو ایک سماں بندھ جاتا۔ پنجابی اور اردو دونوں زبانوں میں حسب حال نہایت شیریں اور شعلہ نوائی سے خطابت کے ایسے جوہر دکھاتے کہ سامعین ہمہ تن گوش اور مسحور ہو ہو جاتے۔

شیعیت اور رافضیت کی تردید' خلافت راشدہ اور فضائل ومناقب صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ عظام کے موضوعات پر تو مرحوم کو درجہ کمال حاصل تھا۔ پورے ملک میں ان عنوانات پر گفتگو اور میدان مناظرہ میں تمام مکاتب فکر کے نزدیک وہ ایک اتھارٹی تھے تقسیم ملک کے قبل اور بعد میں شیعہ مناظرین کے ساتھ وہ اکثر نبرد آزما رہتے اور ہمیشہ انہیں شکست فاش سے دوچار کرتے' کوٹ سمابہ جنوبی پنجاب کا ایک قصبہ ہے جہاں تین دنوں سے شیعہ مناظر مولوی اسماعیل' دیوبندی مناظرین مولانا دوست محمد قریشی' مولانا لعل حسین اختر اور مولانا محمد علی جالندھری کو یکے بعد دیگرے بچھاڑ رہا تھا' بے بس ہو کر یہاں کے سرکردہ افراد مولانا محمد صدیق کی خدمت میں آئے اور انہیں مناظرہ کے لئے فی الفور ہمراہ لے گئے مولانا نے ایک ہی نشست اور ڈیڑھ دو گھنٹے میں مولوی اسماعیل کو شکست سے دوچار کردیا شیعہ کے بڑے بڑے اور نامی گرامی جاگیردار قسم کے اٹھارہ افراد نے مسلک اہلحدیث قبول کیا اور اپنے دستخطوں سے مناظرہ کا احوال پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا۔ یہ واقعہ کوئی 1958ء کے کسی ماہ کا ہے۔

افسوس! آج کے گئے گزرے دور میں ایسے گوہر نایاب اور ہمہ اوصاف شخصیت کہاں دیکھنے میں آئیں گی۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

مولانا محمد صدیق موضع کرپالہ (تاندلیانوالہ) ضلع فیصل آباد 1914ء کے لگ بھگ ایک کھاتے پیتے اور جاگیردار بلوچ گھرانے میں پیدا ہوئے مڈل تعلیم کے بعد ابتدائی دینی تعلیم قریبی گاؤں لکڑ والہ میں مولوی دین محمد مرحوم سے حاصل کی۔ جس کے بعد علاقہ کے معروف اور ولی اللہ بزرگ عالم دین مولانا میاں محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ جھوک دادو میں داخلہ لیا اور حضرت حافظ محمد عبداللہ بڈھی مالویؒ سے سند فراغت حاصل کی پھر حضرت حافظ محمد گوندلویؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر دوبارہ صحیح بخاری پڑھی' مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ اور مولانا شرف الدین دہلویؒ سے بھی انہیں شرف تلمذ حاصل ہوا۔ برصغیر کی تقسیم سے پہلے ہی انہوں نے خطابت اور فن مناظرہ میں نام پیدا کرلیا تھا 53ء کی تحریک ختم نبوت کے

زمانہ میں تاندلیانوالہ جیسے دیہی قصبہ کو بڑی شہرت ملی جس کی وجہ مولانا محمد صدیق خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث غلہ منڈی تاندلیانوالہ اور شاعر توحید وسنت مولانا محمد ابراہیم خادم کا وہاں مرزائیت کے خلاف اس تحریک میں نمایاں کردار تھا اس راہ میں دونوں رفقاء نے کئی ماہ تک قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔

اوائل 55ء میں آپ فیصل آباد تشریف لائے نقل مکانی کا سبب یہ ہوا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی عظیم درسگاہ جامعہ سلفیہ کی انہی دنوں بنیاد واساس رکھی گئی مگر ضروری عمارت کی تعمیر سے قبل طے پایا کہ جامع مسجد اہلحدیث مرکزی امین پور بازار میں کلاسوں کا اجراء کردیا جائے' جامعہ کے انتظامی اموراور مسجد کی خطابت کے لئے حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی ؒ کی نگاہ مردم شناس مولانا محمد صدیق پر پڑھی چنانچہ مولانا غزنوی کے مجبور کرنے پر مولانا محمد صدیق مستقل طور پر فیصل آباد رہائش پذیر ہوگئے خطابت کے فرائض' جامعہ کی نظامت اور تدریسی ذمہ داریوں کو ابتدائی مشکلات کے باوجود انہوں نے خوب نبھایا اس سلسلہ میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سرگرم وفعال ناظم اعلیٰ میاں فضل حق کا خصوصی تعاون مرکزی سطح پر انہیں حاصل رہا' مقامی طور پر مولانا عبیداللہ احرار' مولانا محمد اسحاق چیمہ' مولانا عبدالواحد' حاجی فیروز دین' حاجی عبدالکریم ساغر' حاجی عنائت اللہ مولانا یعقوب' مولانا حکیم نوردین' صوفی احمد دین' شیخ بشیر احمد' حاجی مختار احمد' حاجی محمد یوسف چغتائی' حاجی سردار محمد اور حاجی غلام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے علماء وتاجر طبقہ کی معاونت حاصل رہی یہی وجہ ہے کہ ان کی شبانہ روز محنت اور توجہات سے جامعہ سلفیہ آج ایک ایسی بین الاقوامی شہرت کی حامل درسگاہ تصور کی جاتی ہے کہ جس کے فضلاء ملک اور بیرون ملک دنیا کے اطراف و اکناف میں پیشتر مقامات پر دعوت وارشاد اور تبلیغ وتدریس میں مصروف نظر آتے ہیں۔ جامعہ کی اسناد اور وفاق المدارس سلفیہ کا تخصص عالم اسلام میں ایک مقام رکھتا ہے

جامعہ کی ان خدمات کے علاوہ بطور خطیب مولانا محمد صدیق نے بہت سے تاریخی کارنامے انجام دیئے' فیصل آباد آمد کے ساتھ ہی انہوں نے مسلک کی تبلیغ واشاعت کی اشد ضرورت محسوس کرتے ہوئے نوجوانوں کی تنظیم ''شبان اہلحدیث'' کے نام سے منظم کی اور پھر اس جوان خون کے زیر اہتمام شہر اور ضلع میں بڑی بڑی سالانہ کانفرنسوں اور تبلیغی جلسوں کا انعقاد کیا۔ بلکہ محلّہ محلّہ گاؤں گاؤں خالص کتاب و سنت کی تبلیغ عام ہوئی اور شرک و بدعات کا پھیلاؤ رک گیا ان پروگراموں میں ملک کے معروف علماء و مبلغین کی شرکت بھی ہوئی لیکن مولانا محمد صدیق کی شعلہ نوائی اور خطابت ایک نمایاں مقام رکھتی تھی۔ ان

سطور کے راقم کو مختلف ادوار میں شبان کے صدر، سیکرٹری جنرل اور شہری جمعیت اہلحدیث کے ناظم کی حیثیت سے مولانا مرحوم کی قیادت میں کام کرنے کے وسیع مواقع میسر آئے۔ ملک کے بیشتر شہروں میں ان کے ہمراہ تبلیغی سفر کرنے کی سعادت بھی رہی انہیں ہمیشہ مشفق، خوش اخلاق وخوش اطوار، مرنجاں مرنج اور باوقار عالم دین پایا۔ اگر چہ وہ ہر موضوع پر تقریر کرنے کی قدرت رکھتے تھے لیکن شیعہ مذہب کے مطالعہ اور تردد میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ جرات کا یہ عالم تھا کہ غالباً 57ء کے رمضان المبارک کی ایک رات جامع اہلحدیث امین پور بازار کے قریب امام باڑہ میں ایک ذاکر نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں گستاخی کی اور چیلنج کیا کہ کوئی سنی ابوبکر کو صدیق ثابت کرے، مولانا کی رہائش ان دنوں جامع اہلحدیث سے ملحقہ مکان میں تھی آپ فوراً شیعہ کی مشہور کتاب ''کشف الغمہ'' بغل میں لئے اکیلے امام باڑہ میں آکر اسٹیج پر چڑھ گے اور ذاکر کے آگے سے مائک ہٹا کر اپنے آگے کر لیا اور صداقت ابوبکرؓ انہی کی کتاب سے ثابت کردی، مجلس میں ایک سناٹا چھا گیا اور مولانا کا اللہ تعالیٰ نے ایسا رعب طاری کر دیا کہ کسی کو مداخلت کی ہمت نہ ہوسکی۔ چند روز بعد ستائیسویں کی رات تھی۔ شہر کی تمام مکاتب فکر کی مساجد میں مولانا محمد صدیق کی جرات و دلیری کو علماء سراہ رہے تھے، جھنگ بازار جامعہ رضویہ کی مرکزی مسجد میں مشہور بریلوی مولوی محمد عمر اچھروی نے ساری رات مولانا محمد صدیق کی تعریف وتوصیف کی اور تحسین کی۔

مولانا محمد صدیق منجھے ہوئے مصنف بھی تھے۔ چھوٹے چھوٹے رسائل کے علاوہ ایک اہم تصیف ''ام کلثومؓ بنت علیؓ فاروق اعظمؓ کے نکاح میں'' اور ایک اور ضخیم تصنیف ''کشف الاسرار'' ان کی معرکہ آرا کتابیں ہیں۔ قریباً آج سے پچیس تیس برس قبل جب انہوں نے ام کلثومؓ بنت علیؓ شائع کی تو شیعہ مناظر مولوی اسماعیل نے فیصل آباد کی ایک عدالت میں استغاثہ دائر کردیا۔ مولانا محمد صدیق شیعہ کتب لیکر عدالت میں چلے گئے کہ اگر کوئی حوالہ غلط ہے تو اصلاح کے لئے تیار ہوں، اگر عبارات کا ترجمہ غلط ہے تو جو ترجمہ یہ لوگ کریں وہی درج کئے دیتا ہوں، آخر مایوس ولا جواب ہوکر یہ لوگ مقدمے کی پیروی سے دستکش ہوگئے

73ء میں ساہیوال کے ایک مولوی غلام حسین نے ''نعیم الابرار'' نامی کتاب شائع کی جس کے آخر میں بڑے بلند بانگ دعاوی کے ساتھ اہلسنت پر 22 سوالات بصورت اعتراضات کئے اور قدآدم اشتہار چیلنج کے طور پر شائع کیا جس میں لکھا گیا کہ تاقیامت ان سوالوں کا جواب کوئی نہیں دے سکے گا۔ مولانا مرحوم نے ''کشف الاسرار'' کے نام سے ان سوالات کا ایسا مسکت و مدلل جواب شائع کیا کہ آج

تک شیعہ لاپی جواب الجواب دینے سے قاصر ہے۔

ملکی تحریکوں میں فیصل آباد کا نام ہمیشہ سرفہرست اور اونچا رہا ہے خصوصاً 74ء کی تحریک ختم نبوت اور 77ء میں تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوران فیصل آباد کی دینی قیادت میں ہمارے مولانا کا رول کسی سے کم نہیں مولانا مفتی زین العابدین' مولانا تاج محمود' مولانا عبدالرحیم اشرف صاحبزادہ افتخار الحسن ہمارے مولانا محمد صدیق کی علمیت وسیاسی بصیرت کے معترف اور ان کی رفاقت ومشاورت کو بڑی وقعت دیتے فیصل آباد کی اس دینی قیادت کی آواز پر پورا ملک ہمیشہ لبیک کہتا۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سیاسی کردار سے قبل مولانا مرحوم پاکستان مسلم لیگ سے وابستہ رہے' مسلم لیگ اقتدار میں ہو یا اپوزیشن میں' انتخابات میں اسے کامیابی ہو یا نہ ہو لیکن انہوں نے آج کل کے ابن الوقت سیاستدانوں کی طرح یہ وابستگی اور وفاداری کبھی تبدیل نہ کی' ان صفحات میں مولانا مرحوم کی کون کونسی خوبی ذکر کروں اور زندگی کے کس کس روشن وتابناک پہلو کو اجاگر کروں' اگرچہ راقم الحروف گذشتہ بیس برسوں سے مرکزی جامع مسجد اہلحدیث میں خطابت کے فرائض انجام دے رہا ہے لیکن ہر جمعہ کو یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ کہاں مولانا علیہ الرحمۃ کی شخصیت بسطۃ فی العلم والجسم اور کہاں یہ بندہ بے بضاعت من آنم کہ من دانم والی بات ہے استاذی المکرم مولانا محمد اسحاق چیمہ خوش طبعی سے اس عاجز کو کبھی کبھار ولی عہد کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے لیکن آج تو یبوست وخشکی اور میل ملاپ سے گریز اں کا دور ہے! الغرض مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کم وبیش پچیس برس مرکزی جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد میں خطاب کے جوہر دکھاتے رہے۔ ان کی سرپرستی وراہنمائی میں راقم الحروف ان برسوں میں جامع مسجد اہلحدیث رحمانیہ مندر گلی میں خدمت انجام دیتا تھا ان کے ساتھ گزرے ہوئے حسین ماہ وسال کی بھولی بسری یادیں شہر کی مناسبت سے بس ایسے ہی نوک قلم پر آ گئیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر فردوس بریں میں بلند مراتب عطا فرمائے۔ اور ان کی دینی وملی اور مسلکی خدمات پر اجر عظیم سے نوازے۔

تلامذہ:۔ مولانا محمد صدیق مرحوم جامعہ سلفیہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے ان کے معروف تلامذہ میں مولانا محمد یونس بٹ' پروفیسر یٰسین ظفر' مفتی عبدالحنان زاہد' پروفیسر نجیب اللہ طارق' مولانا محمد ادریس سلفی' حافظ محمد شریف' مولانا عبدالجبار سلفی' مولانا مسعود حسن نیاز مرحوم' لیاقت علی' مولانا اصغر علی شامل ہیں۔